سلام

مولوی سید باسط حسن صاحب ماہرؔ مرحوم

اُلفت آل ملی، حق ملا، قرآن ملا　در شبیرؑ سے نکھرا ہوا ایمان ملا
زندگی کو غم شبیر کا عنوان ملا　لیجئے آج سے اسلام کو ایمان ملا
بوسہ گاہِ نبوی پر جو چھری رن میں چلی　کروٹیں لیتا ہوا عالمِ امکان ملا
راہِ ایماں میں بہتّر کا یقیں کیا کہئے　جسے دیکھا وہی ہم پلّہٗ سلمان ملا
وہ مدینہ ہو کہ ہو کرب و بلا یا کوفہ　ساتھ عترت کے ہر اک گام پہ قرآن ملا
اُن کے دامن پہ پڑیں گے نہ کبھی داغِ نفاق　غمِ سرورؑ سے جنھیں جلوۂ ایمان ملا
پوچھ لو منبرِ میدان غدیر خُم سے　ہم کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ بالاعلان ملا
اہل عالم ذرا انصاف سے بتلاؤ تو　تم کو شبیرؑ سا پیاسا کوئی مہمان ملا
یوں شریعت ترے جلووں میں سمائی ہے حسینؑ　بِن ترے چہرۂ اسلام نہ پہچان ملا
یہ سمجھنا بہت آسان ہے اب بعد حسینؑ　کسے اسلام ملا، اور کسے ایمان ملا
جس نے میداں سے اُٹھائی ہوں بہتّر لاشیں　ڈھونڈھنے سے بھی نہ ایسا کوئی انسان ملا
زیرِ شمشیر جو پیاسے کو پلاتا پانی　شامیوں میں کوئی ایسا نہ مسلمان ملا
قبر جن ہاتھوں سے اصغرؑ کی بنائی تھی حسینؑ　انھیں ہاتھوں سے تو اسلام کو ایمان ملا
جو عداوت تھی محمدؐ سے چھپائی نہ گئی　سر نبیؐ زادے کا نیزے پہ بالاعلان ملا
جس میں آباد تھا احمدؐ کا گھرانا ماہرؔ　عصر عاشور کو میداں وہ ویران ملا

سلام

تنویرؔ نگروری

ہم نے کعبے ہی کو قبلہ جان کر سجدا کیا　اور خود کعبے نے اپنا کربلا قبلا کیا
مدحتِ آلِ نبی میں صرف کرکے زندگی　فائدے کا عمر بھر میں اک یہی سودا کیا
حُر دیار کفر میں اک چلتی پھرتی لاش تھا　روحِ ایماں ڈال کر شبیرؑ نے زندا کیا
آج بھی مجلس کی صورت وا ہے دربار حسینؑ　بند کب آلؑ نبیؐ نے اپنا دروازا کیا
طالب بیعت نظر آیا نہ کوئی آج تک　کربلا میں شہ نے باطل کو بہت رسوا کیا
چلّو بھر پانی سہی، دریا کے منہ پر مار کر　پیاس ہی کو اپنی خود عباسؑ نے دریا کیا
آج تک ساحل پہ بیٹھی سوچتی ہے تشنگی　با وفا نے معجزہ ساحل پہ یہ کیسا کیا
فوج اعدا میں ابھی تک تو مچا تھا شور و غُل　مسکراہٹ نے علی اصغرؑ کی سنّاٹا کیا
ٹوٹ کر زرہیں گریں، خود و سِپر سب کٹ گئے　کچھ عجب انداز سے بیشیر نے حملا کیا
آ گئی بے ساختہ لب پر مرے نادِ علیؑ　جب کوئی مشکل پڑی، محسوس جب خطرا کیا
ہوگئی بہلول کی دانائی مشہورِ جہاں　عشق نے آلِ نبیؐ کے ایسا دیوانا کیا
بڑھ رہا تھا پنجتنؑ کی سمت میں تنویرؔ اور　در پہ رضوانِ جناں مجھ کو کھڑا دیکھا کیا